OPEN ACCESS
Al-Aẓvā الاضواء
ISSN 1995-7904 ;E 2415-0444
Volume 39, Issue, 62, 2024
www.aladwajournal.com

باقیاتِ اقبال اور قرآن ایک تجزیاتی مطالعہ

Baqiyāt e Iqbāl and the Quran an Analytical Study

Muhammad Tahir Akbar, Doctoral Candidate
Dept. of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur

Zia ur Rehman
Chairman, Dept. of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur

Abstract

Dr, Sir Muhammad Iqbal (1877 to 1938) is a national poet of Pakistan. He is famous in Irān, Turkia and other Muslim Countries also. Iqbal made his poetry, a source for the awakening & revival of Islam in the Muslim Ummah. Quranic verses, Quranic allusions and influences abound in his poetry. His poetry is very influential and popular. He advised the Muslims to pursue education and adopt Islamic values. More than 42 percent poetry of Iqbal is not included in the famous compiled work titled, Kulliyāt e Iqbāl. His remaining poetry, which is compiled and published later under the title of "Bāqiat e Iqbāl" is also very important to understand the poet's message and narrative. Many researchers have worked on "Bāqiat e Iqbāl", including Abdullah Qurashi, Sabir Husain Kalori and Dr. Sayed Taqi Abdi. Are there any commonalities or differences between both the "Kulliyāt e Iqbāl" and the "Bāqiat e Iqbāl"? The following article is an attempt to respond to this question.

KEYWORDS

Bāqiat e Iqbāl; Kulyat e Iqbal; Qur'ānic influences; Poetry; Verses; National poet; Qur'ānic influences

Date of Publication: 30-12-2024

تفہیم اقبال کے لئے باقیات اقبال کی اہمیت بھی اسی قدر ہے جتنی متداول کلام کی ہے۔ اقبال کا قریبا بیالیس 42 فی صد کلام متداول کلام میں شامل نہ ہو سکا۔ بانگ درا کی اشاعت کے وقت 55 فی صد کلام شامل اشاعت نہ ہوا، اگر وہ بھی شائع ہوتا تو بانگ درا کی ضخامت 600 صفحات تک ہوتی۔ باقیات اقبال کے حوالہ سے بہت سے محققین نے کام کیا جن میں عبداللہ قریشی[1]، صابر حسین کلوری[2] اور ڈاکٹر سید تقی عابدی[3] کے نام بے حد نمایاں ہیں۔ باقیات اقبال میں 92 نظمیں، 63 غزلیں، 45 قطعات و رباعیات اور تاریخی قطعات شامل ہیں۔ باقیات اقبال کے حوالہ سے تحقیقی کام نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس طرح اقبال کے کلام کو سمجھنے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔ کسی بھی شاعر کا کلام خواہ وہ متداول ہو یا باقیات ہو، اس کی حیثیت ثقافتی ورثہ کی طرح ہوتی ہے۔ جب کوئی شاعر، شعر کہہ دیتا ہے تو وہ اس کا ذاتی کلام نہیں رہتا بلکہ پبلک پراپرٹی بن جاتا ہے۔[4] اقبال ایکس شاعر کے نام سے اخبار میں لکھتے تھے، اس طرح کی 12 نظمیں باقیات میں شامل ہوئیں۔ اقبال کے نام سے بھی 65 اخبار و جرائد میں کلام اقبال شائع ہوا۔ اقبال کی بیاضوں سے بھی بہت سا کلام دریافت ہوا۔ یہ سب کلام کلیات اقبال میں شامل نہیں ہے۔[5] کلیات اقبال یا اقبال کے متداول کلام میں قرآنی احکامات، تلمیحات، الفاظ اور اثرات کی تحقیق کے حوالہ سے بہت سے محققین نے کام کیا لیکن تاحال "باقیات اقبال" کے حوالہ سے اس کام کی ضرورت ہے۔ زیر نظر مقالہ اسی حوالہ سے ایک کاوش ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

کلیات اقبال اور قرآن کے حوالہ سے بہت سے محققین اور مصنفین نے تحقیقی کام کیا ہے، اس موضوع پر بیسیوں مقالہ جات تحریر ہوئے ہیں، جن میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کی ضخیم کتاب "اقبال اور قرآن" نہایت معروف ہے۔ البتہ باقیات اقبال اور قرآن کے حوالہ سے تاحال کسی محقق کا تحقیقی کام سامنے نہ آیا ہے۔ اس طرح زیر نظر مقالہ کی اہمیت مزید دوچند ہو جاتی ہے۔

منہجِ تحقیق

زیر نظر مضمون میں باقیات اقبال اور قرآن کے حوالہ سے تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے باقیات اقبال میں موجود قرآنی الفاظ، تلمیحات، احکامات اور اثرات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا اور کوشش کی گئی کہ باقیاتِ اقبال میں موجود قرآنی اثرات، الفاظ، تلمیحات اور احکامات کو بااحسن بیان کیا جاسکے۔ اس حوالہ سے تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ، معارف القرآن از مفتی محمد شفیعؒ، تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ الازہریؒ سے مدد حاصل کی گئی ہے۔

باقیاتِ اقبال میں قرآنی تلمیحات، الفاظ، احکامات اور اثرات

ذیل میں "باقیات اقبال" سے اقبالؒ کے وہ اشعار دیئے گئے ہیں جن میں قرآنی احکام، تلمیحات، الفاظ اور اثرات نہایت واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

دعا یہ تجھ سے ہے یارب کہ تاقیامت ہو ہماری قوم کا ہر فرد قوم پر مفتوں
جو دوڑ کے لئے میدان عمل میں جائیں سبھوں سے بڑھ کے رہے انکے فہم کا گلگوں
کچھ ان کا شوق، ترقی کا حد سے بڑھ جائے ہماری قوم پہ یارب وہ پھونک دے افسوں
دکھائیں فہم وذکاو ہنر یہ اوروں کو زمانے بھر کے یہ حاصل کریں علوم وفنوں
جو تیری قوم کا دشمن ہو اس زمانے میں اسے بھی باندھ لے اقبال!صورت مضموں[6]

اپنی ایک نظم بعنوان فلاح قوم میں اقبال اپنی قوم کی لئے دعا مانگ رہے ہیں۔ اپنے لیے، اپنے خاندان و اہل عیال اور ملک و قوم کے لئے دعا کرنا ایک نہایت اچھا عمل ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر دعا مانگنے کی ہدایت کی نیز متعدد انبیائے کرام کی دعاؤں کا بھی ذکر فرمایا۔ مثال کے طور پر ارشاد ہے!

"وَقَالَ رَبُّكُم ادعُونِي۔۔۔۔الخ"[7]

"تمہارا رب کہتا ہے، مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، ضرور وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

ہر کسی کے پاس یہ دکھڑا نہ رونا چاہئیے آستاں اس کو یتیم ہاشمی کا چاہیئے
چشم باطن کی نظر بھی کیا سبک رفتار ہے سامنے اک دم میں درگاہِ شہر ابرار ﷺ ہے
اے مدد گار غریباں، اے پناہ بے کساں اے نصیر عاجزاں! اے مایہ بے مایگاں
ہے تری ذات مبارک حل مشکلات کے لئے نام ہے تیرا شفاء دکھے ہوئے دل کے لئے
طور پر چشم کلیم اللہ کا تارا ہے تو معنی "یٰسین" ہے تو مفہوم "اوادنی" ہے تو
جس سے تاج عرش کو زینت ہو وہ گوہر ہے تو وہ حصار عافیت وہ سلسلہ فاراں کا
جس کے ہر ذرے سے اٹھی دین کامل کی صدا فخر پابوسی سے تیری آسماں سا ہو گئی[8]

اقبال اپنی ایک نظم نالہ یتیم میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف فرماتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کی تعریف فرمائی گئی اور آپ کی ذات بابرکات کو مومنین اور عالمین کے لئے رحمت قرار دیا گیا۔

"وَمَا اَرسَلنٰک اِلَّا رَحمة اللعَالَمِین۔"[9]

"اور ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔"

"لَقَد جَاءَکُم رَسُول ۔۔۔۔۔الخ"[10]

"بے شک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔"

اے نشان رکوع نور نقشہ کلک انتخاب ہے تو
اے جواب خط جبین نیاز طاعت صوم کا ثواب ہے تو
ہائے اے حلقہ پرِ طاؤس قابل ذالِکَ الکِتابُ ہے تو

فوج اسلام کا نشاں تو ہے　　　چشم نصرت کا انتخاب تو ہے [11]

اقبالؒ اپنی نظم "یتیم کا خطاب ہلال عید سے" میں عید کے چاند کی تشبیہات دیتے ہوئے قرآنی الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسے قرآن کریم کی سورہ نور کے رکوع کا نشان اور "ذالک الکتاب"۔

مسلموں کو فکر دیں ہو فکر دنیا کچھ نہ ہو　　　کچے حنظل کی طرح یہ بھی خام خیال ہے [12]

اپنی نظم دین و دنیا کے زیر نظر شعر میں دراصل اپنی ایک خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو دنیا کی بجائے دین کی فکر کرنی چاہیئے۔ ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگرچہ ایسا ہونا خام خیالی ہے کیونکہ مسلمان دنیا داری میں بہت زیادہ الجھ چکے ہیں۔ ارشاد ہے!

"وَما هٰذِهِ الحَيٰوةُ الدُّنيَا-----الخ"[13]

"اور یہ دنیوی زندگی کھیل کود کے سوا کچھ بھی نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ دار آخرت ہی اصل زندگی ہے، اگر یہ لوگ جانتے۔"

میں نتیجہ اک حدیث امی یثرب کا ہوں　　　تم اسی امی کی امت کے علمبر دار ہو

نام لیوا اک دیار علم وحکمت کا ہوں میں　　　اور تم اگلے زمانوں کے وہی انصار ہو [14]

اقبال اپنی نظم دین و دنیا کے بند سوم میں ہندوستان کے مسلمانوں کی تشبیہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں سے دے رہے ہیں کہ جس طرح صحابہ کرام نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دی تھی اور مدینہ منورہ میں ایک اسلامی اسٹیٹ قائم کی تھی، آج بھی اسی جذبہ اور ہمت کی ضرورت ہے۔ ارشاد ہے!

"يَا اَيُّها الَّذينَ آمَنُو كُونُو اَنصَارَ اللهِ-----الخ[15]"

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو، جس طرح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے حواریوں سے خطاب کر کے کہا تھا، کون ہے اللہ کی طرف بلانے میں میرا مددگار؟ اور حواریوں نے جواب دیا تھا "ہم ہیں اللہ کے مددگار۔"

دیکھ اے ذوق خریداری! یہ موقع ہے کہیں　　　حسن یوسف سے نہ خالی، مصر کا بازار ہو [16]

اقبال اپنی نظم اسلامیہ کالج کا خطاب پنجاب کے مسلمانوں سے کے بند سوم میں قرآن کریم میں موجود حضرت یوسفؑ کے قصے کی تلمیح پیش کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے سورہ یوسف کے قصہ کے احسن القصص کا نام دیا ہے۔

کارواں سمجھے اگر خضر رہ ہمت مجھے　　　منزل مقصود کا رستا دکھا سکتا ہوں میں [17]

اقبال اپنی نظم اسلامیہ کالج کا خطاب پنجاب کے مسلمانوں سے کے بند چہارم میں اپنی تشبیہ حضرت خضر علیہ السلام سے دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ سورہ کہف میں موجود ہے جس کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم و حکمت کی کچھ باتیں سیکھنے کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس بھیجا تھا۔

توسراپا آیتے از سورہ قرآن فیض وقف مطلق اے سراجِ مہرباں انگشتری[18]

اقبال اپنی نظم شکریہ انگشتری میں انگوٹھی بھیجنے والے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے قرآن کریم کی سورۃ سے تشبیہہ دیتے ہیں اور عزت واحترام سے نوازتے ہیں۔

میری ہستی نے رکھا مجھ سے تجھے پوشیدہ پھر تیری راہ میں اس کو نہ مٹاؤں کیوں کر[19]

اقبال اپنی نظم فریاد امت میں حقیقی عاجزی و انکساری اختیار کرنے اور اپنے آپ کو مٹانے کی بات کرتے ہیں کہ اپنی انا کو مٹا کر ہی ہم عرفان الٰہی حاصل کرسکتے ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر انکساری اختیار کرنے کا حکم ہے۔ قرآن کریم میں حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحتوں میں یہ بھی ہے کہ

"وَاقصِدفِی مَشیِکَ۔۔۔۔۔الخ"[20]

"اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز کو پست رکھ۔"

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا[21]

اقبال اپنی نظم فریاد امت میں امت مسلمہ کو اپنے فرائض سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ صرف نام کے مسلمان بننا ہی کافی نہیں ہے بلکہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے بھرپور کاوشیں کرنی چاہیئں۔ ارشاد ہے۔

"اِنَّ اللّٰہَ اشتَرٰیٰ مِنَ المُومنِینَ۔۔۔۔۔۔۔الخ"[22]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو تم لوگ اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے، خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

کبھی یثرب میں اویس قرنی سے چھپنا کبھی برق نگہ موسیٰ عمراں ہونا
قاب قوسین بھی، دعویٰ بھی عبودیت کا کبھی چلمن کو اٹھانا، کبھی پنہاں ہونا
حشر میں ابر شفاعت کا گہربار آیا دیکھ اے جنس عمل تیرا خریدار آیا[23]

اقبال کی نظم "فریاد امت" میں بہت سے نعتیہ اشعار موجود ہیں۔ ان اشعار میں وہ رسول اللہ ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر رسول اللہ کے اوصاف اور تعریف بیان کی گئی ہے۔ کچھ کا ذکر زیر نظر مضمون کے سابقہ صفحات میں بھی موجود ہے۔

"مَاعَرَفنَا" نے چھپا رکھی ہے عظمت تیری "قَابَ قَوسین" سے کھلتی ہے حقیقت تیری[24]

اقبال کی نظم فریاد امت کے اس نعتیہ شعر میں حدیث نبوی "مَا عَرَفنَاکَ حَقَّ مَعرَفَتِکَ" کی جانب اشارہ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اے اللہ ہم نے تجھے ایسے نہیں پہچانا جیسا کہ پہچاننا چاہیئے۔ اقبال کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا آپ کی عاجزی و انکساری ہے جبکہ آپ ﷺ کی شان تو یہ ہے کہ آپ کو معراج ہوئی اس حوالہ سے اقبال "قاب قوسین" کی تلمیح پیش کرتے ہیں۔

"فَكَانَ قَابَ قَوسَينِ اَو اَدنىٰ۔"[25]

"(واقعہ معراج میں) یہاں تک کہ دو کمانوں کے فاصلے کے برابر آگیا، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک۔"

لے چلا بحر محبت کا تلاطم مجھ کو کشتیِ نوح ہے ہر موجہ قلزم مجھ کو
گرد آسا سرِ دامن سے لگا پھرتا ہوں حشر کے روز بھلا دو نہ کہیں تم مجھ کو
موت آجائے جو یثرب کے کسی کوچے میں میں نہ اٹھوں جو مسیحا بھی کہے "قم" مجھ کو[26]

نظم "فریاد امت" میں اقبال رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔ قرآن و احادیث میں متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننے اور محبت رکھنے کے احکامات موجود ہیں۔ زیر نظر مضمون میں بھی سابقہ صفحات میں اس کا کچھ تذکرہ موجود ہے۔

اے کہ تھا نوح کو طوفاں میں سہارا تیرا اور ابراہیم کو آتش میں بھروسا تیرا
ناز تھا حضرت موسیٰ کو ید بیضا پر سو تجلی کا محل نقش کف پا تیرا[27]

اقبال اپنی نظم فریاد امت میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے قرآن کریم میں مذکور انبیائے کرام کے بعض واقعات کی تلمیح پیش کرتے ہیں کہ طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ پر ہی بھروسہ تھا، اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو ان کا بھروسہ بھی اللہ تعالیٰ پر ہی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے ید بیضاء کی نشانی لے کر فرعون جیسے ظالم کے دربار میں جا پہنچے تو مسلمانوں کو بھی اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

واعظوں میں یہ تکبیر کہ الٰہی توبہ اپنی ہر بات کو آوازِ خدا کہتے ہیں
ان کے ہر کام میں دنیا طلبی کا سودا ہاں مگر وعظ میں دنیا کو برا کہتے ہیں
فرقہ بندی کی ہوا تیرے گلستاں میں چلی یہ وہ ناداں ہیں، اسے بادِ صباء کہتے ہیں
بغض للہ کے پردے میں عداوت ذاتی دین کی آڑ میں کیا کرتے ہیں، کیا کہتے ہیں
جن کا یہ دیں ہو کہ اپنوں سے کریں ترک سلام ایسے بندوں کو یہ بندے صلحاء کہتے ہیں
فرقہ بندی سے کیا راہ نماؤں نے خراب ہائے ان مالیوں نے باغ اجاڑا اپنا[28]

اقبال اپنی نظم "فریاد امت" میں برصغیر کے نام نہاد علماء کا تذکرہ کرتے ہیں اور ان کے غلط کاموں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ نام نہاد علماء کا یہ رویہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے علماء کا تھا جو دنیا اور پیسوں کی خاطر صحائف کی آیات تک تبدیل کر کے لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔

"وَاٰمِنُو بِمَا اَنزَلتَ۔۔۔۔۔الخ"[29]

"اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے، اس پر ایمان لاؤ، یہ اس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ۔ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔"

دیکھ اے نوح کی کشتی کو بچانے والے آیا گرداب حوادث میں سفینہ اپنی

اس مصیبت میں اگر تو بھی ہماری نہ سنے — اور ہم کسی سے کہیں جا کے فسانہ اپنا

جس کی تاثیر سے یک جان ہو امت ساری — ہاں بتا دے ہمیں وہ طرز وفا کون سا ہے [30]

اقبال اپنی نظم "فریاد امت" میں امت مسلمہ کی بہتری کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر مسلمانوں کو اللہ ہی دعا مانگنے اور مدد طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ زیر نظر مضمون کے سابقہ صفحات میں بھی یہ احکامات موجود ہیں۔

- کہہ رہی ہے ہر کلی گلزار براہیم کی — آگ سے ہوتا ہے پید اگلستان اہل درد [31]
- صبر ایوب وفا خو جزو جان اہل درد — گریہ آدم سرشتِ دودمان اہل درد [32]
- ابتداء میں شرح رمز آیہ "لا تقربا" — کس قدر مشکل تھا پہلا امتحان اہل درد [33]

اقبال اپنی نظم "اہل درد" میں قرآن کریم میں موجود انبیائے کرام کے مختلف واقعات کی تلمیحات پیش کر رہے ہیں۔ پہلے شعر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالے جانے والے واقعہ کی تلمیح ہے۔ دوسرے شعر میں حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کرنے والے واقعہ اور حضرت آدم علیہ السلام کی اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی طلب کرنے والے واقعہ کی تلمیحات ہیں۔ تیسرے شعر میں حضرت آدم و حضرت حوا کے واقعہ کی تلمیح ہے کہ انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ وہ جنت میں موجود (ایک) درخت کے قریب نہ جائیں۔

"وَلَا تَقرَبَا هٰذِهِ-------الخ"[34]

"مگر اس درخت کا رخ نہ کرنا ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے۔"

- ذبح ہونا کوچہ الفت میں ہے ان کی نماز — ہے صدا تکبیر کی گویا اذان اہل درد [35]
- کند ہوئی تلواریں، عہد زرہ پوشی گیا — جاگ اٹھ تو بھی کہ دور خود فراموشی گیا [36]
- بے شک بعید ہے یہ مسلماں کی شان سے — میدان میں آئے اور ڈرے امتحان سے [37]
- تجھے کیا بتائیے ہم نشیں ہمیں موت میں جو مزا ملا — نہ ملا مسیح و خضر کو بھی وہ نشاط عمر دراز میں [38]
- نور توحید سے گر قوت بیدار ہے تو — اپنی قسمت کا یہاں آپ ہی مختار ہے تو
  حق کے ہوتے ہوئے باطل سے ہراساں کیوں ہے — گردن کفر پہ چلتی ہوئی تلوار ہے تو [39]
- برتر ہے مہر و ماہ و ثریا سے شان مرد — یہ آب و گل کا کھیل نہیں ہے، جہانِ مرد
  مرنے سے خوف کیا کہ ہے ارشادِ مصطفےٰ — دنیا میں موت مرد کی ہے پاسبان مرد [40]

اقبال اپنی نظم "اہل درد" کے زیر نظر پہلے شعر اور باقیات اقبال کے ہی دو دیگر اشعار کے علاوہ خطاب بہ مسلم کے اشعار اور ایک قطعہ میں نہایت خوبصورتی سے مسلمانوں کو جہاد و قتال کے احکامات کی جانب متوجہ کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر جہاد کو فرض قرار دیا گیا ہے اور آج امت مسلمہ کی پستی کی بنیادی وجہ جہاد و قتال سے دوری ہے۔

دیکھنے والے سمجھتے تھے دم عیسیٰ جسے — تھی وہ اک موج نسیم بوستان اہل درد

پھرتے رہتے ہیں میان کوچہ "حبل الورید" ہے اسی آوارگی میں عزوشان اہلِ درد [41]

دیگر کے عنوان سے نظم کے زیرِ نظر شعر میں اقبال درج ذیل آیت قرآنی کا حوالہ پیش کر رہے ہیں۔

"وَلَقَد خَلَقنَا الاِنسانَ---------الخ" [42]

"ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں، ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔"

کیوں نہ ہوں ارماں مرے دل میں کلیم اللہ کے طور در آغوش ہیں ذرے تیری درگاہ کے
ہے زیارت کی تمنا المدد اے سوز عشق پھول لا دے مجھ کو گلزار خلیل اللہ کے
ترجو تیرے آستانے کی تمنا میں ہوئی اشک موتی بن گئے چشم تماشاخواہ کے
رنگ اس درگہ کے ہر ذرے میں ہے توحید کا طائران بام بھی طائر ہیں بسم اللہ کے
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا اثبات نفی غیر میں لا کے دریا میں نہاں، موتی ہیں الا اللہ کے [43]

اپنی نظم "برگ گل" کے زیرِ نظر اشعار میں اقبال حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنے عشق و محبت کا اظہار فرمارہے ہیں اور ان کی قبر کی زیارت کے لئے جانے کی تمنا کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز ان اشعار میں اپنی بات کی وضاحت کے لئے قرآنی الفاظ "بسم اللہ" اور "الا اللہ" کے الفاظ کا بہترین استعمال کر رہے ہیں۔

نیکی کی راہ میں کبھی ہمت نہ ہاریئے مقدور ہو تو عمر اسی میں گزاریئے
نیکی کے کام سے کبھی اتنا نہ چاہیئے اس میں کسی کے ساتھ کی پروا نہ چاہیئے [44]

اقبال بچوں کے لئے لکھی گئی اپنی نظم "جہاں تک ہو سکے نیکی کرو" میں نیک کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات نیکی کے کاموں میں دوسروں کی مدد کرنے اور برائی سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"وَتَعاوَنُو عَلیَ البِرِ---------الخ" [45]

"نیکی اور خداترسی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وزیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو، اللہ سے ڈرو، اس کی سزا بہت سخت ہے۔"

خوش مزاجی سازمانے میں کوئی جادو نہیں ہر کوئی تحسیں کہے، ایسی طبیعت چاہیئے
ہنس کے ملنا رام کر لیتا ہے ہر انسان کو سب سے میٹھا بولنے کی تم کو عادت چاہیئے
جو بروں کے پاس بیٹھے گا، وہ برا ہو جائے گا نیک ہونے کے لئے نیکوں کی صحبت چاہیئے [46]

اقبالؒ اپنی نظم "بچوں کے لیے چند نصیحتیں" کے زیرِ نظر اشعار میں اچھے اخلاق اور نیک صحبت اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ احکامات دیئے گئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ جو تمام مسلمانوں کے لئے کامل نمونہ ہے ان کے خوش اخلاقی کے وصف کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔

وَاِنَّکَ لَعَلیٰ خُلقٍ عَظیم۔ [47]

اور آپ ﷺ کے اخلاق نہایت اعلیٰ ہیں۔

یَا اَیُّھا الَّذینَ آمَنُو---------الخ [48]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

ہر پھول سے یہ چوستی پھرتی ہے اسی کو — یہ کام بڑا ہے، اسے بے سود نہ جانو
مکھی یہ نہیں ہے، کوئی نعمت ہے خدا کی — ملتا نہ ہمیں شہد، یہ مکھی جو نہ ہوتی
انسان کی، یہ چیز غذا بھی ہے، دوا بھی — قوت ہے اگر اس میں تو ہے اس میں شفا بھی
رکھتے ہو اگر ہوش تو اس بات کو سمجھو — تم شہد کی مکھی کی طرح علم کو ڈھونڈو
پھولوں کی طرح اپنی کتابوں کو سمجھنا — چسکا ہو اگر تم کو بھی کچھ علم کے اس کا[49]

اپنی نظم "شہد کی مکھی" میں اقبال نوجوانوں کو علم کی طرف راغب کرنے اور میں تعلیم و تعلم کا شوق پیدا کرنے کے لئے شہد کی مکھی کی مثال دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں "النحل" کے نام سے سورہ موجود ہے جس میں شہد اور شہد کی مکھی کے حوالہ سے آیات موجود ہیں۔

"وَاوحیٰ رَبُّکَ اِلَی النَّحلِ-----------الخ"[50]

"اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں پر وحی کر دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اونچی اونچی چھتریوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔ اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانی ہے۔"

شورش "قالو بلیٰ" اٹھی جہاں صبح الست — دل اسی مے خانے کا ٹوٹا ہوا پیمانہ ہے[51]

زیر نظر شعر میں اقبالؒ قرآن کریم میں مذکور واقعے کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔

وَاِذ اَخَذَ رَبُّکَ مِن بَنیِ اِسرَائیل-----الخ

اور جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں" انہوں نے کہا! ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔ یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز نہ کہہ دو کہ "ہم اس بات سے بے خبر تھے"۔

- "لن ترانی" بھی، طور سوزی بھی — پردے پردے میں بے حجابی ہے[52]
- جا تو نکلوں وادی ایمن میں، میں بھی اے کلیم — "لن ترانی" کہہ نہ دے وہ شوخ بے پروا مجھے[53]

بیاض اعجاز کے زیر نظر دونوں اشعار میں اقبال قرآن کریم کے ایک واقعہ کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔

"وَلَمَّا جَاءَ موسیٰ------الخ"

"جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر پہنچا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے التجاء کی کی کہ "اے رب مجھے یارائے نظر دے کہ میں تجھے دیکھوں، فرمایا! تو مجھے نہیں دیکھ سکتا، ہاں ذرا سامنے پہاڑ کی جانب دیکھ، اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو البتہ تو مجھے دیکھ سکے گا۔ چنانچہ اس کے رب نے جب پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو بولا! پاک ہے تیری ذات، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان لانے والا میں ہوں۔"

یہ جیتے ہیں تو مرتے ہیں، جو مرتے ہیں تو جیتے ہیں نرالی زندگی ہوتی ہے کچھ اللہ والوں کی[54]

زیر نظر شعر میں اقبال قرآن اور حدیث سے دو مختلف مضامین بیان کر رہے ہیں جو درج ذیل ہیں!

"عَن عَبدُاللّٰه بن عُمر رضی اللّٰه عنه، قَالَ: اَخَذَ رسُول اللّٰه-----------الخ"[55]

"عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا! دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو، اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے۔"

"ولا تَقُولُو لِمَن يُقتَل-----------الخ"[56]

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو، ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں۔ مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔"

عشق یعقوب کا تو محرم اسرار تو ہو پیرہن دے گا دکھا تجھ کو پسر کی صورت[57]

زیر نظر شعر میں اقبال پوری محنت، ہمت اور یکسوئی سے عمل کرنے کی دعوت دیتے ہوئے قرآن کریم میں مذکور حضرت یعقوب علیہ السلام کے قصے کی جانب اشارہ فرما رہے ہیں کہ جس طرح حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کے کرتے کی صورت میں ان کی خوشخبری مل گئی تھی، اسی طرح عشق اور محنت سے کام کرنے سے تمہیں بھی خوشخبریاں ملیں گی۔

بیابانوں میں اے دل، اہل دل کی جستجو کیسی کریں جو پیار انساں سے وہی اللہ والے ہیں[58]

سرود رفتہ میں موجود غزل کے زیر نظر شعر میں اقبالؒ مسلمانوں کو رہبانیت جیسے عمل سے دور رہنے کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ اسلام میں رہبانیت کی گنجائش موجود نہیں ہے۔

تو قیس نہیں تو تجھ کو بن سے کیا کام زر پاس نہیں تو راہزن سے کیا کام
مسلم کی بنائے قومیت ہے اسلام مسلم ہے اگر تو، تو وطن سے کیا کام[59]
عشق صادق ہے مجھے ٹرکی و ایران کے ساتھ دل کے ہمراہ ہے، وہ ہے مری جان کے ساتھ
ہند میں دور کی نسبت ہے مرا کو سے مجھے سلسلہ ملتا ہے اس کا عربستاں کے ساتھ
وقعتِ خاص ہے کابل کی بھی میرے دل میں رشتہ مذہب کا ہے وابستہ، ہر افغان کے ساتھ
جو مسلمان ہے دنیا میں، مرا بھائی ہے میں مسلمان ہوں، کہتا ہوں یہ ایمان کے ساتھ
بول بالا رہے اسلام کا دنیا میں سدا وعظ توحید و رسالت کا ہو قرآن کے ساتھ[60]

بنائے قومیت اور نظم بے عنوان سے موجود زیر نظر نظموں کے اشعار میں اقبالؒ مسلمانوں کو پیغام دیتے ہیں کہ اسلام میں رنگ و نسل، علاقہ، زبان یا کسی بھی دیگر تعصب کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ اس طرح پوری دنیا کے انسان وہ خواہ مشرق میں رہتے ہوں، مغرب میں یا افریقہ میں سب ہی مٹی سے بنے ہیں اور پوری دنیا کے مسلمان خواہ ان کا رنگ گورا ہو یا کالا سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلام میں وطن پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انیسیوں صدی میں زمین کے خطوں کی بنیاد پر قومیت اور وطنیت کا جو نظریہ پروان چڑھا، اقبال اس کی

شدت سے مخالفت کرتے نظر آتے ہیں۔ قرآن و احادیث میں متعدد مقامات پر تمام مسلمانوں کو ایک ہی قوم قرار دیا گیا ہے۔ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنے کا حکم دیا گیا، نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو فرقہ فرقہ ہونے سے منع کیا گیا ہے۔

"وَاعتَصِموا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ"

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔"

فلک پر ملائک نے ہو کر بہم — کیا سورہ نور کو پڑھ کر دم
یہ پڑھا تھا دشت عرب کا سکوت — فسبحان حی الذی لا یموت[61]

زیر نظر شعر میں اقبالؒ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کی جانب نشاندہی فرما رہے ہیں!

"وَتَوَکَّل عَلیَ الحَیِّ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ"

"اور اس خدا پر بھروسہ رکھو جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں، اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اپنے بندوں کے گناہوں سے بس اسی کا باخبر ہونا کافی ہے۔"

معراج

ہر دو جہاں میں ذکر حبیب خدا ہے آج — ہر ذرے کی زبان پہ صل علیٰ ہے آج
وہ بزم ناز، وہ گل و بلبل کی خلوتیں — الفت میں امتیاز من و تو فنا ہے آج
اک جست ہی میں طے ہیں دو عالم کی وسعتیں — اور رشتہ زمان و مکاں کٹ گیا ہے آج[62]

نعت

آنے والے عجب انداز، عجب شان سے آ — نئے اعجاز دکھا اور نئے سامان سے آ
آب کوثر بھی ترے ساتھ ہو اور جام بھی ہو — تشنہ لب روس بھی ہو، چین بھی ہو، شام بھی ہو
سب کہیں واہ رے ذی شان رسالت تیری — ہم کہیں واہ رے اسلام صداقت تیری
تو بھی ہو، ساتھ ترے حلقہ احباب بھی ہو — یعنی انجم بھی ہوں اور جلوہ مہتاب بھی ہو
فوجِ عشاق ہو، ہنگامہ احباب بھی ہو — پیچھے پیچھے تری امت بصد آداب بھی ہو
کلمہ طیبہ سے کون و مکاں گونج اٹھے — "اَشھَدُ انَّ مُحمَّد "سے جہاں گونج اٹھے[63]

معراج اور نعت کے زیر نظر اشعار میں اقبالؒ نے رسول اللہ ﷺ کے واقعہ معراج کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی تعریف بیان کی ہے۔ زیر نظر مضمون کے سابق صفحات میں اس حوالہ سے ذکر موجود ہے۔

کانپتا ہوں پڑھ کے میں افسانہ اسرائیل کا — ڈر ہے غفلت سے نہ ہو تیرا مقدر بھی وہی
تیری دنیا قوت مذہب سے باقی ہے بکام — دین کے معیار سے موزوں ہے شعر زندگی[64]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ بقرہ اور قرآن کریم کی دیگر سورتوں میں بنی اسرائیل کے زوال اور نافرمانیوں کے سبب ان پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آنے والے عذابوں اور مشکلات کانہایت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مذہب کے عنوان سے موجود نظم کے زیر نظر اشعار میں ان ہی کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

فروغِ طلعت روح الامیں بخش — شکوہ فقر و سلطانِ مبیں بخش

مرے مولا! مسلماں کو پھر اک بار — مقام "لا اُحِبُّ الآ فِلِین" بخش[65]

زیر نظر رباعی میں علامہ اقبالؒ ملک و ملت کے لئے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ایسا مقام مل جائے تو صرف اللہ کی جانب متوجہ ہوں اور غیر اللہ سے اپنی توجہ ہٹالیں، خالص اللہ کے بندے بنیں وہ مندرجہ ذیل آیت کی جانب اشارہ فرماتے ہیں!

"فَلَمّا جَنَّ عَلَیه--------الخ"[66]

"چنانچہ جب رات اس پر طاری ہوئیتو اس نے ایک تارا دیکھا اور کہا یہ میرا رب ہے مگر جب وہ ڈوب گیا تو بولا ڈوب جانے والوں کا تو میں گرویدہ نہیں ہوں۔"

اِنّی مُتَوفّیکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَهِرُکَ[67] 1315ھ[68]

علامہ محمد اقبال نے سر سید احمد خان کی تاریخ وفات قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت سے اخذ کی۔

لِسانَ صِدقٍ فی الآخرینَ[69] .1318ھ[70]

علامہ محمد اقبال نے امیر مینائی کی تاریخ وفات قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت سے اخذ کی۔

تاریخ مسجد داتا گنج بخش(1921ء)

سال بنائے حرمِ مومناں — خواہ زجبریل وزہاتف مجو

چشم بہ "المسجد الاقصیٰ" فگن — "الذی بارکه" ھم بگوا 1340ھ[71]

لاہور میں داتا گنج بخش کے مزار کے قریب نئی مسجد کی تعمیر پر علامہ اقبالؒ نے مندرجہ بالا قرآنی الفاظ سے اس کی تاریخ اخذ کی۔

- تاریخ وفات پروفیسر ای.جی براؤن(1926ء)

نازش اہل کمال، ای.جی برون — فیضِ اودر مغرب ومشرق عمیم

مغرب اندر ماتم اوسینہ چاک — از فراق اودل مشرق دونیم

تابہ فردوس بریں، ماوٰی گرفت — گفت ہاتف "ذالِکَ الفَوزُ العَظِیم"[72]

علامہ اقبال نے پروفیسر ای.جی براؤن کی تاریخ وفات قرآنی الفاظ "ذالِکَ الفَوزُ العَظِیم[73]" سے اخذ کی۔

- تاریخ وفات مولوی میر حسن(1929ء)

"مَا اَرسَلنٰکَ اِلّا رَحمَةَ لّلعَالَمِین[74]"۔1348ھ[75]

علامہ اقبالؒ نے اپنے استاد مولوی میر حسن کی تاریخ وفات مندرجہ بالا آیت قرآنی سے اخذ کی۔

مندرجہ بالا رباعیوں، قطعات، نظموں اور غزلوں کے تمام اشعار اور اقبال کی اخذ کردہ تواریخ وفات باقیات اقبال میں شامل ہیں۔

خلاصہ مباحث

علامہ محمد اقبال بیسویں صدی کے مسلمان رہنما تھے، جنہوں نے اپنی شاعری، خطبات اور نثر کے ذریعہ امت مسلمہ کو جگانے، ان میں جذبہ خودی پیدا کرنے، دنیاداری کی بجائے دین داری کی جانب متوجہ کرانے کی کاوشیں کیں۔ اقبال امت مسلمہ کا اتحاد چاہتے تھے، وہ بین المسلمین اتحاد و تعاون کے ایک بڑے داعی تھے۔ اس حوالہ سے ان کی کاوشیں بے مثال ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے مستقبل کے حوالہ سے اقبال چاہتے تھے کہ برصغیر میں اسلامی مملکت کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں اسلامی جمہوریت کو پوری دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ یوں سوشلزم، کمیونزم، سیکولرازم اور کیپٹلزم کا مقابلے میں اسلامی فلاحی نظام پیش کیا جاسکے۔ قرآن کریم اور اسلامی کتب پر انہیں دسترس حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں قرآنی تلمیحات، احکامات، قرآنی الفاظ اور قرآنی اثرات بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ بہت سے محققین نے کلیات اقبال اور قرآن پر تحقیقی کام کیا جن میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کی کتاب "اقبال اور قرآن" معروف ہے۔ محققین کے نزدیک جب کوئی شاعر کوئی شعر کہہ دیتا ہے تو وہ اس کی ذاتی ملکیت نہیں رہتا بلکہ پبلک پراپرٹی بن جاتا ہے۔ اسی طرح اقبال کا وہ تمام کلام جو مختلف مشاعروں میں پڑھا گیا، اجلاسوں میں سنایا گیا، 65 سے زائد جرائد میں شائع ہوا، بہت سی ایسی نظمیں جو اقبالؒ مسلم لیگ اور دیگر اسلامی تنظیموں کے اجلاسوں اور جلسوں میں پڑھیں ان کا بیشتر حصہ کسی کتاب میں شائع نہ ہوا۔ البتہ مختلف رسائل و جرائد اور بیاضوں میں موجود رہا، سب کو ہی اہمیت حاصل ہے۔ "باقیات اقبال اور قرآن" کے حوالہ سے کوئی تحقیقی کام منظر عام پر نہیں ہے، اس لیے زیر نظر مقالہ کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔ کلیات اقبال کی طرح باقیات اقبال میں بھی جابجا عربی زبان کے قرآنی الفاظ اور بعض جگہوں مختصر چھوٹی آیات بھی شعر کے طور پر استعمال کی گئی ہیں۔ کلیات اقبال کی طرح باقیات اقبال میں بھی قرآنی اثرات واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

نتائج

علامہ محمد اقبال نے اپنی شاعری، خطبات اور نثر کے ذریعہ امت مسلمہ کو جگانے، ان میں جذبہ خودی پیدا کرنے، دنیاداری کی بجائے دین داری کی جانب متوجہ کرانے کی کاوشیں کیں۔ قرآن کریم اور اسلامی کتب پر انہیں دسترس حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں قرآنی تلمیحات، احکامات، قرآنی الفاظ اور قرآنی اثرات بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ کلیات اقبال کی طرح باقیات اقبال میں بھی جابجا عربی زبان کے قرآنی الفاظ اور بعض جگہوں مختصر چھوٹی آیات بھی شعر کے مصرعوں کے طور پر استعمال کی گئی ہیں۔ کلیات اقبال کی طرح باقیات اقبال میں بھی قرآنی اثرات واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

سفارشات

- ایسے مسلم شعراء جن کی شاعری میں قرآن وحدیث کے احکامات، تلمیحات اور اثرات واضح طور پر موجود ہوں، ان کی شاعری پر تحقیقی کام وقت کی اہم ضرورت ہے۔
- اردو زبان کے منظوم تراجم قرآن پر تحقیقی کام اور ان کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت ہے۔
- مسلم شعراء کی شاعری پر نہ صرف تحقیقی کام ہونا چاہیئے بلکہ ان کے اسلامی نظریات اور شاعری کو پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کی زینت بنانے کے حوالہ سے بھی مناسب اقدامات ہونے چاہئیں۔
- پرائم ٹائم میں ایسے پروگرام منعقد ہونے چاہئیں جن سے نوجوان نسل کو اسلامی نظریات، اسلامی فلاحی نظام حکومت اور اپنے اسلاف کا تعارف حاصل ہو۔

حوالہ جات

[1]۔ محمد عبداللہ قریشی نامور ماہر اقبالیات تھے۔ اقبالیات پر ان کی کتب اقبال بنام شاد، روح مکاتیب اقبال، حیات اقبال کی گمشدہ کڑیاں، مکاتیب اقبال بنام گرامی، اردو انشاء پردازی، معاصرین اقبال کی نظر میں، ماہنامہ ادبی دنیا اور باقیات اقبال پر ان کی اور ان کے ہمراہ عبدالواحد معینی کی کتاب "باقیاتِ اقبال" معروف ہیں۔

[2]۔ ڈاکٹر صابر کلوروی (م 2008ء) ایبٹ آباد کے قریب علاقہ کلور میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک محقق، نقاد اور ماہر اقبالیات تھے۔ 1994ء میں پشاور یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں بطور لیکچرر شمولیت اختیار کی اور دسمبر 2000ء تا 2006ء صدر شعبہ رہے۔ انہوں نے اقبالیات میں جو اضافے کئے اس کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے بعد از وفات انہیں تمغہ امتیاز سے نوازا۔ معروف کتب میں باقیات شعر اقبال، یاد اقبال، نقوش اردو، اشاریہ مکاتیب اقبال، اقبال کے ہم نشیں، تاریخ تصوف (تصنیفِ اقبال کی تدوین)، اقبال کے ہم نشیں اور دیگر کتب شامل ہیں۔

[3]۔ ڈاکٹر سید تقی عابدی 1952ء میں حیدرآباد دکن (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ ایم بی بی ایس کے بعد شعبہ طب کو اپنایا۔ ایران میں قیام کے دوران فارسی کتب کا مطالعہ کیا، فارسی اہل زبان کی طرح بولتے ہیں۔ اردو، اقبالیات اور فارسی کے ماہر ہیں۔ اب تک 70 سے زائد کتب پر کام کر چکے ہیں جن میں باقیات اقبال، کلیات حالی، فیض شناسی، دیوان رباعیات انیس، مثنویاتِ دبیر، کلیاتِ غالب فارسی اور دیگر کتب شامل ہیں۔

[4]۔ ایم ٹی طائر، باقیات اقبال، ڈاکٹر سید تقی عابدی مشمولہ روزنامہ تعبیر بہاول پور، 30 نومبر 2023۔

[5]۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال (اقبال اکادمی پاکستان، 2004ء)، ص 01۔

[6]۔ ایضاً، ص 34، 35۔

[7]۔ الغافر 40 :60۔

[8]۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص 40 تا 45۔

[9]۔ الانبیاء 21: 107۔

[10]۔ التوبہ 9 :128۔

11۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص64۔
12۔ ایضاً ص83۔
13۔ الانعام6: 32۔
14۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص91۔
15۔ الصف 61 : 14۔
16۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص92۔
17۔ ایضاً، ص93۔
18۔ ایضاً، ص101۔
19۔ ایضاً، ص104۔
20۔ لقمان 31 : 19۔
21۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص108۔
22۔ التوبہ 9 : 111۔
23۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص109۔
24۔ ایضاً، ص110۔
25۔ النجم 53 : 09۔
26۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص111۔
27۔ ایضاً، ص112۔
28۔ ایضاً، ص113،114۔
29۔ البقرہ02: 41۔
30۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص117۔
31۔ ایضاً، ص120۔
32۔ ایضاً، ص121۔
33۔ ایضاً، ص121۔
34۔ البقرہ02 : 35۔
35۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص122۔
36۔ ایضاً، ص393۔
37۔ ایضاً، ص345۔
38۔ ایضاً، ص413۔
39۔ ایضاً، ص358۔
40۔ ایضاً، ص496۔
41۔ ایضاً، ص123۔
42۔ ق50 : 16۔
43۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص123،124۔
44۔ ایضاً، ص142۔
45۔ المائدہ5: 2۔
46۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص144۔

47۔ القلم68 : 4۔
48۔ التوبہ9 : 199۔
49۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص152 تا153۔
50۔ النحل16 : 69،68۔
51۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص244۔
52۔ ایضاً، ص257۔
53۔ ایضاً، ص287۔
54۔ ایضاً، ص270۔
55۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب قول النبی۔۔۔، ح6416۔
56۔ البقرہ2 : 154۔
57۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص285۔
58۔ ایضاً، ص298۔
59۔ ایضاً، ص318۔
60۔ ایضاً، ص359۔
61۔ ایضاً، ص336۔
62۔ ایضاً، ص354۔
63۔ ایضاً، ص365۔
64۔ ایضاً، ص396۔
65۔ ایضاً، ص501۔
66۔ الانعام6 : 76۔
67۔ آل عمران3 : 55۔
68۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص506۔
69۔ الشوریٰ26 : 84۔
70۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص507۔
71۔ ایضاً، ص519۔
72۔ ایضاً، ص522۔
73۔ التوبہ9 : 89۔
74۔ الانبیاء21 : 107۔
75۔ ڈاکٹر صابر کلوری، کلیات باقیات شعر اقبال، ص522۔